رسالہ نمبر 10

اشکوں کی برسات

اور

دیگر حکایات

امیرِ اہلسنت ابوبلال

مولانا محمد الیاس عطار

قادری رضوی

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی فون: 4921389 - 90-91

شہید مسجد کھارادر کراچی فون: 2314045 - 2203311
FAX : 2201479

Email : maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net

مکتبۃ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

آپ کو شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ آخِر تک پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ
آپ کو بہت ہی فائِدہ ہو گا۔

اشکوں کی برسات اور دیگر حکایات

۱ اشکوں کی برسات

پُر رونق بازار میں ریشم کے کپڑے کی ایک دُکان پر دُکان کا خادِم مشغولِ دُعا ہے اور اللہ عزوجل سے جنّت کا سُوال کر رہا ہے، یہ سُن کر مالکِ دُکان پر رِقّت طاری ہوگئی، آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے حتّٰی کہ ان کی کنپٹیاں اور کندھے کانپنے لگے۔ اُنہوں نے فوراً دُکان بند کرنے کا حکم دیا، اپنے سر پر کپڑا لپیٹ کر جلدی سے اُٹھے اور کہنے لگے، افسوس! ہم اللہ عزوجل پر کس قدر جَری (یعنی نڈر) ہوگئے کہ ہم میں سے ایک شخص صِرف اپنے دِل کی مرضی سے اللہ عزوجل سے جنّت مانگتا ہے! (یہ تو بہت ہمّت بھرا سُوال ہے) ہم جیسے (گنہگاروں) کو تو اللہ عزوجل سے (اپنے گناہوں کی) مُعافی مانگنی چاہئے۔ یہ مالِکِ دُکان اس قدر خوفِ خُدا عزوجل کے حامل تھے کہ رات کو جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو ان کی آنکھوں سے اس قدر اشکوں کی برسات ہوتی کہ چٹائی پر آنسو گرنے کی ٹپ ٹپ صاف سنائی دیتی۔ رات کو عبادت میں اتنا روتے اتنا روتے کہ پڑوسیوں کو رحم آنے لگتا۔ (ملخص از الخیرات الحسان)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں یہ مالِک دُکان کون تھے؟ یہ مالکِ دُکان کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا، سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الْغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہ افخم، حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔

نہ کیوں کریں ناز اہلسنّت کہ تم سے چمکا نصیبِ اُمّت　　سِراجِ اُمّت مِلا جو تم سا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

چاروں امام برحق ہیں

سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ کا نام نامی نُعمان والد کا نام ثابت، اور کُنیّت ابُوحنیفہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ ۸۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور رجبُ المرجّب ۱۵۰ھ میں بغدادِ معلّٰی میں وفات پائی۔ اَئمّۂ اَربَعہ یعنی چاروں امام (امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالِک اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم) برحق ہیں اور ان چاروں کے خوش عقیدہ مُقلِّدین آپس میں بھائی بھائی ہیں، ان میں آپس میں تعصّب کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ چاروں اماموں میں بُلند مرتبہ ہیں اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ ان چاروں میں

سے صِرف آپ تابعی ہیں۔ ''تـابعی'' اُس کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں کسی صَحابی رضی اللہ عنہ کی زیارت کا شَرَف حاصل کیا ہو اور ایمان پر اُس کا خاتمہ ہوا ہو۔ سیّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے مختلف رِوایات کے تحت چند صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے اور بعض صحابہ علیہم الرضوان سے براہِ راست سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بھی سنے ہیں چنانچہ حضرتِ سیدنا عبداللہ بن اَوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سُن کر امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ رِوایت بیان فرمائی ہے کہ مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ خوشگوار ہے، اپنے مؤمن بھائی کے عَیب ظاہِر نہ کر اور اس کے عیب ظاہر ہونے کے وَقت خوش نہ ہو۔ پس اللہ عزوجل اس مؤمن کے عیب بخش دے گا اور تجھے گرفتار کریگا۔

ہے نام نُعمان ابن ثابت، ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ہے ان کی کُنیّت
پکارتا ہے یہ کہہ کے عالم امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

۲﴾ حَنَفیوں کے لئے مغفرت کی بِشارت

سیدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں پچپن حج کئے، جب آخری بار حج کی سعادت حاصل کی تو خُدّامِ کعبۂ مُشرفہ نے آپ کی خواہش پر آپ رضی اللہ عنہ کیلئے بـابُ الْکعبـہ کھول دیا آپ بصد عجز و نیاز اندر داخل ہوئے اور بیتُ اللہ عزوجل کے دوستونوں کے درمیان کھڑے ہو کر دو رَکعت میں پورا قرآنِ پاک خَتم کیا پھر دیر تک رو رو کر مُناجات کرتے رہے، آپ رضی اللہ عنہ مشغولِ دُعا تھے کہ بیتُ اللہ عزوجل کے ایک گوشہ سے آواز آئی، ''تم نے اچھی طرح ہماری معرفت (یعنی پہچان) حاصل کی اور خلوص کے ساتھ خدمت کی، ہم نے تم کو بھی بخشا اور قیامت تک جو تمہارے مذہب پر ہوگا (یعنی تمہاری تقلید کرے گا) اس کو بھی بخش دیا۔ الحمدللہ عزوجل ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ سیدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا دامنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں آیا۔

مروں شہا رضی اللہ عنہ! زیرِ سبز گنبد، ہو مَدفن آقا رضی اللہ عنہ بقیعِ غرقد
کرم ہو بہرِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

۳﴾ شاہِ انام صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ پاک سے جواب سلام

ہمارے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ پر شہنشاہِ اُمم صلی اللہ علیہ وسلم کا بے حد لُطف و کرم تھا۔ مدینۂ منورہ میں جب آپ رضی اللہ عنہ نے سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ پُر اَنوار پر اسطرح سَلام عرض کیا، اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یاسیّدَالمرسلین تو جواب ملا، وَعَلَیْکُمُ السَّلاَمُ یاامامَ المسلِمین۔ (تذکرۃ الاولیاء)

تمہارے دربار کا گدا ہوں، میں سائلِ عشقِ مُصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں
کرم کرو بہرِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ، امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

۴ تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت

سیّدُ نا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے جب تحصیلِ علم سے فراغت حاصل کر لی تو گوشہ نشینی کی نیّت فرمائی۔ایک رات سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی، میٹھے میٹھے مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے ابوحنیفہ! آپ کو اللہ عزوجل نے میری سُنّت زندہ کرنے کے لئے پیدا فرمایا ہے آپ گوشہ نشینی کا ہر گز قصد نہ کریں۔ (حدائق الحنفیہ)

عطا ہو خوفِ خُدا خدارا، دو الفتِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدارا کروں عمل سنّتوں پہ ہر دم، امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

مُندرجہ بالا حکایات میں حضرات علمائے کرام اور مُبلغین کیلئے بھی دَرس ہے کہ یہ حضرات عام مسلمانوں کے ساتھ مِل جُل کر رہیں اور خوب خوب سنتوں کے ڈنکے بجائیں۔

۵ حیرت انگیز ریاضت

سرکارِ عالم مدار صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر سیدنا امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کی حوصلہ افزائی فرمائی اور سنّتوں کی خدمت کا حکم دیا جس کے نتیجے میں ہمارے امامِ اعظم کا سنتوں کی خدمت میں مصروفیت اور ذوقِ عبادت مُلاحظہ ہو۔

حضرتِ مسعر بن کدام رضی اللہ عنہ سے خطیب، ابومحمد الحارثی اور ابوعبداللہ بن خسرو رضی اللہ عنہم نے روایت نقل کی ہے، ''میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی مسجد میں حاضر ہوا دیکھا کہ نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو سارا دِن علمِ دین پڑھاتے اِس دَوران صِرف نمازوں کے وَقفے ہوئے، بعد نمازِ عشاء آپ رضی اللہ عنہ اپنی دولت سَرا پر تشریف لے گئے، تھوڑی ہی دیر کے بعد سادہ لباس میں ملبوس خوب عِطر لگا کر فضائیں مہکاتے اپنا نورانی چہرہ چمکاتے ہوئے پھر آ کر مسجد کے کونے میں نوافل میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ صبحِ صادِق ہو گئی اب دَرِ دولت پر تشریف لے گئے اور لباس تبدیل کر کے تشریف لائے اور نمازِ فجر با جماعت ادا کرنے کے بعد گزشتہ کل کی طرح عِشاء تک سلسلۂ دَرس وتدریس جاری رہا میں نے سوچا آپ بہت تھک گئے ہوں گے آج رات توضَرور آرام فرمائیں گے، مگر دوسری رات بھی وُہی معمول رہا پھر تیسرا دِن اور رات بھی اسی طرح گزرا۔ میں بہت متاثر ہوا اور میں نے فیصلہ کرلیا کہ عُمر بھر ان کی خدمت میں رہوں گا چنانچہ میں نے ان کی مسجد ہی میں مستقل قیام اختیار کرلیا، اپنی مدتِ قیام میں میں نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو دِن میں کبھی بے روزہ اور کبھی عبادت ونوافل سے غافل نہیں دیکھا۔ البتہ ظہر سے قبل آپ تھوڑا آرام فرمالیا کرتے تھے۔'' ''غـایۃُ الْاَوْطـار'' وغیرہ میں ہے، حضرتِ سیدنا ابن ابی معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، مسعر بن کدام رضی اللہ عنہ بے حد خوش نصیب تھے کہ ان کی وفات امام اعظم کی مسجد میں سجدے کی حالت میں ہوئی۔

جو بے مثال آپ رضی اللہ عنہ کا ہے فتویٰ، تو بے مثال آپ رضی اللہ عنہ کا ہے فتویٰ

ہیں علم وتقویٰ کے آپ رضی اللہ عنہ سنگم، امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

تیس سال مسلسل روزے

'' الخیرات الحسان '' میں ہے آپ رضی اللہ عنہ نے تیس سال تک مسلسل روزے رکھے، تیس سال تک ایک رَکعت میں قرآنِ پاک ختم کرتے رہے، چالیس سال تک عشاء کے وُضُو سے فجر کی نماز ادا کی، جس مقام پر آپ کی وفات ہوئی اُس مقام پر آپ نے سات ہزار قرآنِ پاک ختم کیے، کسی نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کے سامنے امام اعظم رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم ایسے شخص پر اعتراض کرتے ہو جس نے پینتالیس سال تک پانچوں نمازیں ایک ہی وُضُو سے ادا کیں اور وہ ایک رَکعت میں پورا قرآن ختم کرلیتے تھے اور میرے پاس جو کچھ فِقہ ہے وہ انہیں سے سیکھا ہے۔ روایت میں ہے شروع میں آپ رضی اللہ عنہ ساری رات عبادت نہیں کرتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے کسی کو یہ کہتے سن لیا کہ ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ساری رات سوتے نہیں ہیں، چنانچہ اُس کے حُسنِ ظن کی لاج رکھتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے تمام رات عبادت شروع کردی۔ امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، امام اعظم رضی اللہ عنہ رَمضانُ المبارک میں عید میں باسٹھ (۶۲) قرآنِ پاک ختم کرتے، (دِن کو ایک، رات کو ایک، تراویح میں سارے ماہ میں ایک اور عید کے روز ایک) اور مال میں سَخاوت کرنے والے تھے۔ علم سکھانے میں صابر تھے اپنے حق میں کیے جانے والے اعتراضات کو سُنتے تھے غُصّہ سے کوسوں دُور تھے۔ ''تذکرۃُ الاولیاء '' میں ہے، سیدنا داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں نے امام اعظم کی خدمت میں بیس سال حاضر رہا۔ خلوت ہو یا جلوت کبھی آپ کو ننگے سر دیکھا نہ کبھی ٹانگیں پھیلائے دیکھا، ایک بار عرض کیا، حُضور تنہائی میں تو ٹانگیں پھیلا لیا کریں فرمایا، مجمع میں تو لوگوں کا احترام کروں اور تنہائی میں اللہ عزوجل کا احترام نہ کروں یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا۔ '' عقود الجمان '' میں ہے، آپ رضی اللہ عنہ تاحیات کبھی بھی اپنے استاذِ محترم سیِّدُنا امام حماد رضی اللہ عنہ کے مکان کی طرف پاؤں پھیلا کر نہیں لیٹے۔ حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ کے مکان اور استاذِ محترم رضی اللہ عنہ کے مکان کے درمیان میں تقریباً سات گلیاں پڑتی تھیں۔

۶ دیوار کی کیچڑ

حضرتِ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، امامِ اعظم رضی اللہ عنہ اپنے ایک مقروض مجوسی (یعنی آتش پرست) کے یہاں قرضہ وُصول کرنے کے لئے تشریف لے گئے اتفاق سے اس کے مکان کے قریب آپ رضی اللہ عنہ کی نعلِ پاک میں کیچڑ لگ گئی، کیچڑ چھڑانے کیلئے آپ رضی اللہ عنہ نے نعل پاک کو جھاڑا تو کچھ کیچڑ اُڑ کر مجوسی کی دِیوار سے لگ گئی آپ رضی اللہ عنہ پریشان ہوگئے کہ اب کیا کروں! اگر کیچڑ صاف کرتا ہوں تو دِیوار کی مٹی بھی اُکھڑے گی اور صاف نہیں کرتا تو دیوار خراب ہورہی ہے۔ اسی شش و پنج میں آپ رضی اللہ عنہ نے مجوسی کے دروازے پر دستک دی، مجوسی نے باہَر نکل کر جب امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اُس نے قرض کی ادائیگی کے سلسلے میں ٹال مٹول شروع کردی، امامِ اعظم رضی اللہ عنہ نے قرض کا مطالبہ کرنے کے بجائے دیوار پر کیچڑ لگ جانے کی بات

بتا کر نہایت ہی لَجاجت کے ساتھ مُعافی مانگتے ہوئے فرمایا کہ آپ ہی بتایئے کہ آپ کی دیوار کو کس طرح صاف کروں! مجوسی امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کی حُقوق العِباد کے معاملے میں بے قراری اور خوفِ خداعزوجل دیکھ کر بے حد متاثر ہوا اور کچھ اس طرح گویا ہوا، اے مسلمانوں کے امام! دیوار کی کیچڑ تو بعد میں صاف ہوتی رہے گی پہلے آپ میرے دِل کی کیچڑ صاف کر کے مجھے مسلمان بنادیجئے، چنانچہ وہ مجوسی امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کا تقویٰ دیکھ کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا۔ (تفسیرِ کبیر)

جو بے مثال آپ رضی اللہ عنہ کا ہے فتویٰ، تو بے مثال آپ رضی اللہ عنہ کا ہے فتویٰ
ہیں علم و تقویٰ کے آپ رضی اللہ عنہ سنگم، امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

پوسٹر لگانے کا مسئلہ

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی مَحبت کا دم بھرنے والے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ بندوں کے حُقوق کے مُعاملے میں اللہ عزوجل سے کس قدر ڈرتے تھے اس حِکایت سے ان لوگوں کو دَرس حاصل کرنا چاہئے جو لوگوں کی دیواروں اور سیڑھیوں کے کونوں وغیرہ کو پان کی پیک کی پچکاریوں سے بدنُما کرتے ہیں، اسی طرح لوگوں کے مکانوں اور دوکانوں کی دِیواروں اور دَروازوں نیز سائن بورڈز اور گاڑیوں وغیرہ پر بغیر اجازتِ مالک اِسٹیکرز اور پوسٹر لگانے والے، لوگوں کی دیواروں پر اجازت کے بغیر چاکنگ کرنے والے بھی درس حاصل کریں اسی طرح لوگوں کے حُقوق پامال ہوتے ہیں، یادرکھئے! حقوق العِباد کا مُعاملہ حُقوق اللہ عزوجل سے سخت تر ہے جس کی کا اس طرح حق ضائع کیا ہوگا، قِیامت کے روز اُس صاحبِ حق کو نیکیاں دینی پڑیں گی اور اگر اسی طرح بھی اگر حق ادا نہ ہوا تو اس کے گناہ اپنے سر لینے ہوں گے۔ آہ! وہ نمازی، روزہ دار، حاجی اور نیکیاں لے کر قِیامت کے میدان میں جانے والا کس قدر بدنصیب ہوگا جس نے دُنیا میں لوگوں کے حقوق ضائع کئے ہوں گے، کسی کو بلا عذرِ شرعی جھاڑا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا، کسی کے پیسے دبالئے ہوں گے، کسی کی دیوار خراب کی ہوگی، کسی کے مکان یا دوکان کی چھت یا پلاٹ پر کچرا پھینکا ہوگا، کسی کو بلا عذرِ شرعی آنکھوں سے گھور کر یا کسی طرح بھی ڈرایا ہوتا، کسی کا دِل دکھایا ہوگا اور اس طرح اُس کی ساری عبادتیں وہ لوگ لے جائیں گے جن کو نقصانات پہنچایا ہوگا یا کسی طرح سے ان کی دِل آزاری کے باعث ہوئے ہونگے۔ بلکہ اُن کے گناہ اس "نیک نمازی" کے سر تھوپ دیئے جائیں گے اور وہ یوں دوسروں کی حق تلفی کرنے کے سبب جہنم میں جا پڑے گا، حقوق العِباد کے معاملے میں خوفِ خداعزوجل کا ایک اور عبرت انگیز واقعہ پڑھئے اور خوفِ خداعزوجل سے لرزیئے۔

۷ امام اعظم رضی اللہ عنہ بے ہوش ہوگئے

سیدنا مسعر بن کدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک روز ہم امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ کہیں سے گزر رہے تھے کہ بے خیالی میں امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مبارک پاؤں ایک لڑکے کے پَیر پر پڑ گیا لڑکے کی چیخ نکل گئی اور اس کے مُنہ سے بے ساختہ نکلا، ''جناب! کیا آپ قیامت کے روز خدا عزوجل کے انتقام سے نہیں ڈرتے!'' یہ سنتے ہی امام اعظم رضی اللہ عنہ پر لرزہ طاری ہوگیا اور غش کھا کر زمین پر تشریف لائے جب کچھ دیر کے بعد ہوش میں آئے تو میں نے عرض کیا کہ ایک لڑکے کی بات سے آپ اس قدر کیوں گھبرا گئے؟ فرمایا، کیا معلوم اس کی آواز غیبی ہدایت ہو۔ (عقود الجمان)

شہا رضی اللہ عنہ عدو کا ستم ہے مُبہَم، مدد کو آؤ امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

سوا تمہارے ہے کون ہمدم، امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

دوسروں کو ایذا دینے والو خبردار!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا کہ آپ جان بوجھ کر کسی پر ظلم کریں اور اس کا پیر کچل دیں یہ بے خیالی میں ہوا تھا پھر بھی آپ رضی اللہ عنہ خوفِ خدا عزوجل کے سبب بے ہوش ہوگئے اور ایک ہم لوگ ہیں کہ جان بوجھ کر نہ جانے روزانہ کتنوں کو طرح طرح سے ایذائیں دیتے ہیں مگر افسوس ہمیں اس بات کا احساس تک نہیں ہوتا کہ اگر اللہ عزوجل نے قیامت کے روز ہم سے انتقام لیا تو ہمارا کیا بنے گا؟

۸ فضول باتوں سے نفرت

ایک بار خلیفہ ہارون الرشید رضی اللہ عنہ نے سیّدُنا امام ابویوسف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرتِ سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے اَوصاف بیان کیجئے تو فرمایا، امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نہایت ہی پرہیزگار تھے، ممنوعاتِ شرعی سے بچتے تھے، اہلِ دُنیا سے پرہیز فرماتے، فُضول باتوں سے نفرت کرتے اکثر خاموش رہ کر (دین اور آخرت کے بارے میں) سوچتے رہتے جب کوئی مسئلہ پوچھتا تو معلوم ہونے پر جواب دے دیتے ورنہ خاموش رہتے، ہر طرح سے اپنے دین وایمان کی حفاظت فرماتے ہر ایک (مسلمان) کا ذِکر بھلائی کے ساتھ ہی کرتے (یعنی کسی کی غیبت نہ فرماتے) خلیفہ ہارون الرشید رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا، ''صالحین کے اخلاق ایسے ہی ہوتے ہیں۔'' (مَناقِبِ ابی حنیفہ للذّھبی رضی اللّٰہ عنہ)

فُضول گوئی کی نکلے عادت، ہو دُور بے جا ہنسی کی خَصلت

دُرود پڑھتا رہوں ہر دم، امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

ہمارے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی کتنی ہی برائی کرے آپ رضی اللہ عنہ اس کی خیر خواہی ہی فرماتے چنانچہ،

۹ دشمن کیلئے دُعا

ایک بار کسی حاسد نے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کو سخت بُرا بھلا کہا، گندی گالیاں دیں اور گمراہ بلکہ معاذ اللہ عزوجل زندیق تک کہ دیا۔ امامِ اعظم رضی اللہ عنہ نے جواب میں ارشاد فرمایا، ''اللہ عزوجل آپ کو معاف فرمائے اللہ عزوجل جانتا ہے کہ آپ جو کچھ میرے بارے میں کہہ رہے ہیں، میں ایسا نہیں ہوں۔'' اتنا فرمانے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کا دِل بھر آیا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمانے لگے، ''اللہ عزوجل سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ مجھے معافی عطا فرمائے گا، آہ! مجھے عذاب کا خوف رُلاتا ہے۔'' عذاب کا تصوُّر آتے ہی گریہ بڑھ گیا اور روتے روتے بیہوش ہو کر زمین پر تشریف لے آئے، جب ہوش آیا تو دعا مانگی، یا اللہ عزوجل! جس نے میری برائی بیان کی اس کو معاف فرمادے۔ (عقود الجمان)

نہ جیتے جی آئے کوئی آفت، میں قبر میں بھی رہوں سلامت
بروزِ محشر بھی رکھنا بے غم، امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

اپنے مخالف پر امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے فضل و کرم کا ایک اور چھوٹا واقعہ پڑھئے اور جھومئے اور آپ بھی اپنے ذاتی دشمنوں پر لاکھ غصہ آئے درگزر کی عادت ڈال کر عملی طور پر امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کی محبت کا ثبوت فراہم کیجئے!

۱۰ طمانچہ مارنے والے کو انوکھا انعام

ایک بار کسی حاسد نے کروڑوں مسلمانوں کے بے تاج بادشاہ اور امام و پیشوا سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو زور دار طمانچہ رسید دیا اس پر صبر و تحمل کے پیکر امامِ اعظم رضی اللہ عنہ نے انتہائی عاجزی کے ساتھ فرمایا، بھائی جان! میں بھی آپ کو طمانچہ مار سکتا ہوں مگر نہیں ماروں گا، عدالت میں آپ کے خلاف دعویٰ دائر کر سکتا ہوں مگر نہیں کروں گا، اللہ عزوجل کی بارگاہِ بے کس پناہ میں آپ کے ظلم کی فریاد کر سکتا ہوں لیکن نہیں کرتا اور بروزِ قیامت اس ظلم کا بدلہ حاصل کر سکتا ہوں مگر یہ بھی نہیں کروں گا (چونکہ آپ نے مجھ پر ظلم کر کے مجھے صَبر کا ثواب کمانے کا موقع فراہم کیا ہے لہٰذا) اگر بروزِ قیامت اللہ عزوجل نے مجھ پر خُصوصی کرم فرمایا اور میری سفارش آپ کے حق میں قبول کر لی تو میں آپ کے بغیر جنت میں قدم نہ رکھوں گا۔ (حدائق الحنفیہ)

ہوئی شہا فردِ جُرم عائد، بچا پھنسا ورنہ اب مقلِد
فرِشتے لیکے چلے جہنم، امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

مُعاف کرنے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہمارے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ صبر کے پہاڑ تھے اور وہ صبر کے فضائل سے آگاہ تھے کاش! ہم بھی اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو مُعاف کر کے ثواب کا خزانہ لوٹنا سیکھ لیں۔ چنانچہ ''دُرَّۃُ النَّاصِحین'' میں ہے، اللہ تبارَک وتعالیٰ نے سیِّدُ نا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام سے فرمایا، ''جو شخص بدلہ لینے پر قادِر ہونے کے باوُجود مُعاف کردے میں اس کی طرف روزانہ ستر بار نظر فرماتا ہوں اور جس کی طرف ایک بار نظر فرماتا ہوں اُسے جہنم کا عذاب نہیں کرتا''۔ ''اَحیاءُ العُلوم'' میں ہے، ایک شخص دُعا مانگ رہا تھا، یااللہ عزوجل میرے پاس صَدَقہ وخیرات دینے کے لئے کوئی مال نہیں بس یہی کہ جو مسلمان میری بے عزّتی کرے میں نے اُسے (پیشگی) میں معاف کیا، اللہ عزوجل کے مَدَنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وَحی آئی، ''ہم نے اس بندے کو بخش دیا۔''

اہلِ زمانہ میں سب سے زائد عقلمند

ہمارے امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس علمِ دِین کا بہت ہی زبردست ذخیرہ تھا اور آپ بہت زیادہ عقلمند تھے۔ ''الخیرات الحسان'' میں ہے، حضرتِ سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے زائد عقلمند کسی عورت نے نہیں جنا۔''

سیدنا بکر بن جیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''اگر ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کے اہلِ زمانہ کی عقلوں کو جمع کیا جائے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی عقل سب پر غالب آجائے آپ کی عقلِ سلیم تفہیم کا ایک ایمان افروز واقِعہ پڑھئے اور جھومئے۔

عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے گستاخ کی توبہ

کوفہ میں ایک شخص حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے خلاف بکواس کرتا اور معاذ اللہ عزوجل آپ کو یہودی کہتا تھا۔ ایک بار سیدنا امامِ اعظم رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا، کہ آپ کی بیٹی کیلئے رِشتہ لایا ہوں لڑکا حافِظِ قرآن بھی ہے اور بہت مُتقی اور پرہیز گار بھی۔ ساری ساری رات عبادت میں گزار دیتا ہے اُس پر خوفِ خدا عزوجل کا بھی ہر وقت غلبہ رہتا ہے لڑکے کے یہ اَوصاف سن کر وہ شخص بولا، بہت خوب! ایسا داماد تو ہمارے خاندان کیلئے باعثِ سعادت ہے، امامِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مگر اُس میں ایک عیب ہے اور وہ یہ کہ مذہباً وہ یہودی ہے، یہ سنتے ہی وہ شخص سیخ پا ہو گیا اور گرج کر بولا، کیا میں اپنی بیٹی کی شادی یہودی سے کروں؟ سیدنا امامِ اعظم رضی اللہ عنہ نے نہایت ہی نرمی سے ارشاد فرمایا، بھائی! آپ خود تو اپنی بیٹی یہودی کے نکاح میں دینے کے لئے تیار نہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم یکے بعد دیگر اپنی دو شہزادیاں کسی یہودی کے نکاح میں دے دیں یہ سن کر وہ شخص بے حد نادِم ہوا اور سیدنا عثمانِ غنی ذُالنورین رضی اللہ عنہ اور دیگر

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی مخالفت سے باز آ کر اُس نے مذہب اہلسنّت اختیار کیا۔ (ملخص از عقود الجمان)

تری سخاوت کی دُھوم مچی ہے، مُراد منہ مانگی مل رہی ہے
عطا ہو مجھ کو مدینے کا غم، امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

جان دیدی مگر سرکاری عہدہ قبول نہ کیا

عباسی خلیفہ منصور نے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ میری مملکت کے قاضِیُ الْقُضَاۃ (یعنی چیف جج) بن جائیں، امامِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں اس عُہدے کے قابل نہیں، منصور بولا! آپ رضی اللہ عنہ جھوٹ کہتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو آپ نے خود ہی فیصلہ کردیا اور واقعی جھوٹا شخص قاضی بننے کے لائق ہی نہیں ہوتا، خلیفہ منصور نے اس بات کو اپنی توہین تصوّر کرتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کو جیل بھجوادیا، روزانہ آپ رضی اللہ عنہ کے سرِ مبارک پر دس کوڑے مارے جاتے جس سے آپ رضی اللہ عنہ کے سرِ اقدس سے خون بہکر ٹخنوں تک آجاتا اس طرح آپ رضی اللہ عنہ کو مجبور کیا جاتا رہا کہ آپ قاضی بننے کے لئے حامی بھر لیں۔ مگر رضی اللہ عنہ آپ سرکاری عُہدہ قبول کرنے کے لئے راضی نہ ہوئے، اسی طرح آپ کو یومیہ دس کے حساب سے ایک سو دس کوڑے مارے گئے۔ لوگوں کی ہمدردیاں امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھیں۔ بِالآخر آپ رضی اللہ عنہ کو دھوکہ سے زہر کا پیالہ پیش کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ مومنانہ فراست سے زہر کو پہچان گئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو لٹا کر زبردستی آپ رضی اللہ عنہ کے حلق میں زہر اُنڈیل دیا گیا زہر نے جب اپنا اثر دکھانا شروع کیا آپ رضی اللہ عنہ بارگاہِ خداوندی عزوجل میں سجدہ ریز ہوگئے اور سجدے ہی کی حالت میں آپ نے جامِ شہادت نوش کیا۔ اُس وقت آپ کی عمر شریف ستر برس تھی، بغدادِ معلّٰی میں آپ رضی اللہ عنہ کا مزارِ فائض الانوار آج بھی مَرجعِ خلائق ہے۔

پھر آقا بغداد میں بلا کر، وہ روضہ دکھلایئے جہاں پر
ہیں نور کی بارشیں چھما چھم، امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
جگر بھی زخمی ہے، دِل بھی گھائل، ہزار فکریں ہیں سو مسائل
دُکھوں کا عطار کو دو مرہم، امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

طالبِ غمِ مدینہ وبقیع ومغفرت
۲۳ رجب المرجب ۱۴۱۷ھ
نزیلُ الشارقۃ الإمارات المتحدۃ العربیۃ